9589 ـ خاوند دوكان سےمال چوري كرتا ہے اور دليل يہ ديتا ہے كہ صاحب دوكان قيمت ميں اضافہ كرتا ہے

سوال

ميں اپنےخاوند كو تين برس سےجانتي ہوں اور وہ خالصتا مسلمان شخص ہے دوماہ قبل وہ ايك سپر ماركيٹ سے خريداري كرنےگيا توماركيٹ ميں دوسري دوكانوں كي بنسبت قيمتيں زيادہ تھيں تواس نےوہاں سے كوئي چيز چوري كرلي اور عذر يہ پيش كيا كہ وہ دھوكے پر راضي نہيں.
اور دوہفتےقبل اس نےتقريب ميں جانےكےليے ايك سوٹ كرايہ پر حاصل كيا، اور پھر شرٹ اور ٹائي خريدنےگيا تو شرٹ اور ٹائي ايك پيكٹ ميں ركھي تھي اسے اٹھايا اور ماركيٹ والوں نےاس پر تہمت لگائي كہ اس نے ڈسكاؤنٹ حاصل كرنےكےليے ايك ہي پيكٹ ميں ركھا ہے، ليكن يہ بات صحيح نہ تھي، لھذا اس نےسٹور والوں كوسزا دينےكےليے 900 ڈالر كا سوٹ چرا ليا اور اس كي جگہ پچاس ڈالر كا كرايہ پر حاصل كردہ سوٹ ركھ ديا، تو ميں نےاسے كہا كہ ايسا كرنا حرام ہے، وہ چور تونہيں بلكہ ايك ملتزم مسلمان شخص ہے.
لھذا ميں اسے كيا كہوں جس سے وہ اس پر مطمئن ہو جائے كہ ايسا كرنا حرام اور چوري ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

1 ـ جوكچھ آپ نےذكر كيا ہے اس سے ہميں آپ كےخاوند كےاس فعل پر تعجب ہوا ہے، اور ہميں اس پر بھي بہت تعجب ہے كہ آپ نے خاوند كےبارہ ميں يہ وصف بيان كيا ہے كہ وہ چور نہيں بلكہ ايك التزام كرنےوالا مسلمان شخص ہے، حالانكہ وہ ايسا عمل كررہا ہے جو كسي عام مسلمان پر مخفي نہيں كہ وہ حرام ہے چہ جائيكہ مسلمان علماء كرام پر .

ہمارے پاس چوري كےحكم كےعلاوہ تواور كوئي چيز نہيں جوآپ اسےبتائيں ، اور يہ كہ چوري كرنا حرام ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالي نےاپني كتاب عزيز قرآن مجيد ميں فرمايا ہے:

اور چوري كرنےوالےمرد اور چوري كرنے والي عورت كا ہاتھ كاٹ دو يہ اس كا بدلہ ہےجوانھوں نےكيا، اور اللہ تعالي كي طرف سےسزا ہے المائدة (38)

لھذا شريعت اسلاميہ ميں چوري كي حد داياں ہاتھ كاٹنا ہے. اور چور كا ہاتھ كاٹنےكےبعد بھي وہ اس وقت تك بري الذمہ نہيں ہوسكتا جب تك حقدار كا حق اس كوواپس نہ كردے .

اور اللہ تعالي نےايك مقام پر يہ فرمايا ہے:

اور تم آپس ميں ايك دوسرے كا مال باطل طريقہ سےنہ كھاؤ البقرۃ (188)

ابن عباس رضي اللہ تعالي عنهما بيان كرتےہيں كہ قرباني والےدن نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےلوگوں سےخطاب كرتےہوئےفرمايا:

لوگويہ كونسا دن ہے؟ تولوگوں نےجواب ديا يہ يوم حرام ہے، رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےكہا يہ شہر كونسا ہے؟ تولوگوں نےجواب ديا يہ حرمت والا شهر ہے، رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےكہا: يہ مہينہ كونسا ہے؟ لوگوں نےجواب ديا: حرمت والا مہينہ ہے، تورسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا:

بلاشبہ اس دن اور مہينہ اور اس شهر كي حرمت كي طرح تمہارا آپس ميں ايك دوسرے كا خون اور مال اور عزتيں تم پر حرام ہيں، رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےاسےكئي بار دہرايا اور پھر اپنا سر اٹھا كر كہنےلگے: اے اللہ كيا ميں نےپہنچاديا اےاللہ كيا ميں نےپہنچاديا؟

ابن عباس رضي اللہ تعالي كہتےہيں اس ذات كي قسم جس كےہاتھ ميں ميري جان ہے بلاشبہ يہ ان كي امت كو وصيت تھي، لهذا حاضر شخص غائب تك پہنچا دے. صحيح بخاري حديث نمبر (1652)

اور صحيحين ميں ابوبكرۃ رضي اللہ تعالي عنہ سے بھي اسي طرح كي حديث مروي ہے.

اور ابوہريرہ رضي اللہ تعالي عنہ بيان كرتےہيں كہ ايك شخص رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كےپاس آيا اور كہنےلگا: اے اللہ تعالي كےرسول صلي اللہ عليہ وسلم مجھےيہ بتائيں كہ اگر كوئي شخص آكر ميرا مال لينا چاہے؟

تورسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےجواب ميں فرمايا: تم اسے اپنا مال نہ دو، وہ شخص كہنےلگا: يہ بتائيں كہ اگر وہ مجھ سےلڑائي كرے تو؟ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےجواب ميں فرمايا:

تم بھي اس سے لڑو، وہ شخص كہنےلگا: اچھا يہ بتائيں كہ اگر وہ مجھے قتل كردےتو؟

رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا: تو تم شہيد ہوگے، اس شخص نےكہا: مجھےيہ بتائيں كہ اگر ميں نےاسے قتل كرديا تو؟ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا: وہ آگ ميں جائےگا. صحيح مسلم حديث نمبر (140)

ابوہريرہ رضي اللہ تعالي عنہ سےہي روايت ہے كہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا:

(اللہ تعالي چور پر لعنت كرے وہ خود چوري كرتا ہے تواس كا ہاتھ كاٹ ديا جاتا ہے، اور رسي چرائےتواس كا ہاتھ

کاٹ دیا جاتا ہے) صحيح بخاري حديث نمبر (6401) صحيح مسلم حديث نمبر (1687) .

اوریہ کہ وہ اپنےلیے چوري اس لیےمباح کرلےکہ اسے دھوکہ دیا جاتا ہے: یہ شیطاني حیلہ اور تلبیس ہے، اس لیےکہ حرام کا مقابلہ اسي طرح کےحرام کام سے نہیں کیاجاتا.

یہ تواس کےقول کوتسلیم کرتےہوئےہےوگرنہ اصل بات تویہي ہےکہ بائع یعني فروخت کرنےوالےکوحق حاصل ہے کہ وہ جس قیمت پر چاہے اپني اشیاء فروخت کرے، اور پھر نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہےکہ:

(بائع اور مشتري جب تك جدا نہیں ہوتےانہیں اختیار حاصل ہے) صحيح بخاري حديث نمبر (1973) صحيح مسلم حديث نمبر(1532) .

لھذا جب اسے اشیاء کي قیمت پسند نہیں توقیمت کم کرانا اس کاحق ہے یہ نہیں کہ اسے اٹھا ہي لے، لھذا اگر اسے قیمت اچھي لگے توخرید لے وگرنہ وہ دوسري دوکان پر چلا جائے.

اور بطور سزا سٹور سے نو سو ڈالر کي اشیاء کا چوري کرنا یہ بھي حرام ہے، اس لیے کہ اللہ تعالي کا فرمان ہے:

اگر تمہیں سزا دي جائے توتم بھي اتني ہي سزا دو جتني تمہیں دي گئي ہے

اس لیے انسان یہ جائز نہیں کہ اگر وہ مظلوم ہو توجوچاہے لے لے، بلکہ اگر وہ اپنےسلب کردہ حق سے زیادہ لیتا ہے تو وہ دوسرا ظالم بن جائےگا.

یہ تواس صورت میں ہے جب آپ کےخاوند پر سٹور والوں نےظلم کیا، لیکن جوظاہر ہورہا ہےوہ اس طرح نہیں بلکہ اس کےخلاف ہے، کسي غلط گمان کي وجہ سے معاملہ میں زیادتي نہیں کي جاسکتي، تو کیا آپ کا خاوند اس پر راضي ہوگا کہ اگر کوئي اس کےساتھ بھي ایسا ہي کرے؟ اس میں شك ہونے کي بنا پر اس سے نصف مبلغ چوري کرلے توکیا وہ راضي ہوگا؟ .

اس کا جواب معلوم ہے کہ نفي میں ہي ہوگا، لھذا اسي طرح خود اس کےلیے بھي اس دوکاندار کےساتھ ایسا کرنا حلال نہیں .

ہم آپ کووصیت کرتےہیں کہ آپ اسےیہ بتائیں کےدنیا زائل ہونےوالي چیز ہے، اور انسان نےروز قیامت اپنےرب سے اپنےاعمال کےساتھ ملاقات کرني ہے، اور چوري کرنا دنیا وآخرت دونوں میں ذلت ورسوائي کا کام ہے.

دنیا میں چوري کرنےوالے کےمال سے برکت جاتي رہتي اورختم ہوجاتي ہے بلکہ اس کي ساري زندگي سےہي برکت ختم ہوجاتي ہے، اور پھر لوگوں کے مابین اسےذلت ورسوائي حاصل ہوتي ہے.

اور آخرت ميں اس سےبھي زيادہ اور شديد قسم كي رسوائي ہوگي اسے مندرجہ ذيل حديث پر غور وفكر كرنا چاہيے:

ابوحميد الساعدي رضي اللہ تعالي عنہ بيان كرتےہيں كہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا:

(اللہ كي قسم تم ميں سے جوكوئي بھي ناحق چيز ليےگا وہ روز قيامت اسے اٹھا كر اللہ تعالي سےملاقات كرےگا، ميں تم ميں سے وہ اللہ تعالي سے ملےگا تواونٹ اٹھائے ہوئےہوگا اور وہ اونٹ آواز نكال رہا ہوگا، يا گائے اٹھائي ہوئي ہوگي اس كي آواز ہوگي، يا بكري اٹھا ركھي ہوگي اور وہ ممنا رہي ہوگي ، پھر رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےاپنا ہاتھ بلند كيا حتي كہ بغل كي سفيدي نظر آنےلگي اور فرمايا: اللہ كيا ميں نے پہنچا ديا؟) صحيح بخاري حديث نمبر (6578) صحيح مسلم حديث نبمر (1832) .

واللہ اعلم .